Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

ربوہ

بروز انوار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۱۲ شوال ۱۳۹۲ھ ، ۱۹ نبوت ۱۳۵۱ھ ، ۱۹ نومبر ۱۹۷۲ء | نمبر ۲۶۴

اخبار احمدیہ

43

ربوہ ۱۸ ماہ نبوت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی کے لئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ۔ ۱۸ نبوت۔ کل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ناسازیٔ طبع کے باوجود مسجد اقصیٰ میں تشریف لاکر نماز جمعہ پڑھائی۔ نماز سے قبل حضور نے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے جلسہ سالانہ کے تعلق میں جس کے ایام اب قریب آ گئے ہیں احباب جماعت کو بالعموم اور اہلِ ربوہ کو بالخصوص ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اس ضمن میں اہلِ ربوہ پر عائد ہونے والی ذمہ داریوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ان کی سب سے بڑی ذمہ داری تو یہ ہے کہ جلسہ کے انتظامات کو بخیر و خوبی چلانے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی ہر ممکن خدمت بجالانے کے لئے زیادہ سے زیادہ رضاکار مہیا ہو جانے چاہئیں۔ زیادہ سے زیادہ تعداد سے مراد وہ آخری تعداد ہے جس تک کہ اہلِ ربوہ کے لئے رضاکار مہیا کرنا ممکن ہے۔ دوسرے اہلِ ربوہ کو اُن مہمانوں کے علاوہ جو اُن کے ہاں ٹھہرتے ہیں جماعتی نظام کے ماتحت ٹھہرنے والے مہمانوں کی رہائش کیلئے بھی اپنے مکان یا ان کے بعض حصے پیش کرنے چاہئیں۔ تیسرے اہل ربوہ کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ وہ ربوہ کے ماحول کو صاف ستھرا بنانے کیلئے جلسہ سے قبل بھی صفائی کا خصوصی انتظام کریں اور جلسہ کے ایام میں بھی صفائی کی طرف خاص توجہ دیں۔ چوتھی ذمہ داری جو اہل ربوہ اور تمام دیگر احباب جماعت پر عائد ہوتی ہے یہ ہے کہ وہ ان ایام میں دعاؤں پر خاص زور دیں۔ اللہ تعالیٰ ان تمام احباب کو جنہوں نے جلسہ میں شریک ہونے کی نیت کی ہے ہر طرح صحت سے رکھے تاکہ وہ جلسہ میں شریک ہوکر اس کی عظیم الشان برکات سے بہرہ ور ہو سکیں۔ نیز وہ اہلِ ربوہ کو بھی صحت سے رکھے (باقی صفحہ ۲ پر)

اجتماعی ذکر الٰہی اور انابت الی اللہ کے رُوح پرور ماحول میں

مجلس انصار اللہ کا ستر ہواں سالانہ مرکزی اجتماع شروع ہو گیا

اجتماع کا افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے اجتماعی دعا اور بصیرت افروز خطاب سے فرمایا

"ایک احمدی کو اس حقیقت کی معرفت حاصل کرنی چاہیئے کہ اسے بلا استثناء تمام بنی نوع انسان کا خادم بنایا گیا ہے"

"جبتک ہر احمدی میں یہ ذہنیت پیدا نہیں ہوگی اُسوقت تک بعثتِ مہدی معہودؑ کی اصل غرض پوری نہ ہوگی"

ربوہ۔ (۱۸ نبوت) کل ۱۷ نبوت ۱۳۵۱ھش مطابق ۱۷ نومبر ۱۹۷۲ء مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ستر ہواں مرکزی سالانہ اجتماع اجتماعی ذکرِ الٰہی دعاؤں اور انابت الی اللہ کی مخصوص روایات کے ساتھ ربوہ کی مقدس سرزمین میں شروع ہو گیا۔ اجتماع کا افتتاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت مقامِ اجتماع میں تشریف لاکر دعا اور ایک نہایت پُرمعارف اور بصیرت افروز خطاب سے فرمایا۔ جس میں حضور ایدہ اللہ نے سورۃ آل عمران کی آیت کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ کی نہایت لطیف تفسیر بیان کرتے ہوئے اس حقیقت کو بڑے ہی مسحور کن انداز میں واضح فرمایا کہ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ کی رُو سے ایک مسلمان کی زندگی کی سرحدیں اُس کی اپنی زندگی تک ہی ختم نہیں ہو جاتیں بلکہ اس کی زندگی کی سرحدیں وہاں تک جاتی ہیں جہاں تک عالمین اور انسانیت کی سرحدیں جاتی ہیں۔ اس لئے اس کی تمام تر کوشش اور جدوجہد اس کی اپنی ذات یا قبیلہ یا قوم کے مفاد تک محدود نہیں ہوتی بلکہ تمام بنی نوعِ انسان کے مفاد تک ممتد ہوتی ہے۔ حضور نے فرمایا ایک احمدی مسلمان کو اس حقیقت کی معرفت حاصل کرنی چاہیئے کہ اسے بلا استثناء تمام بنی نوعِ انسان کا خادم بنایا گیا ہے۔ جب تک ہر احمدی میں یہ ذہنیت پیدا نہیں ہوگی، اُس وقت تک بعثتِ مہدی معہودؑ کی اصل غرض جو تکمیلِ اشاعتِ ہدایت کے ذریعہ روئے زمین کے تمام انسانوں کو عَلٰی دِیْنٍ وَّاحِدٍ جمع کرکے امتِ واحدہ میں ڈھالنے کے اہم اور عظیم الشان مقصد کی آئینہ دار ہے) بہ تمام و کمال پوری نہیں ہوگی۔

مقامِ اجتماع انصار اللہ کا یہ مرکزی سالانہ اجتماع حسبِ معمول دفتر انصار اللہ مرکزیہ کے پُرفضا احاطہ میں خوبصورت شامیانوں اور قناتوں سے تیار کردہ پنڈال میں منعقد ہو رہا ہے۔ امسال گزشتہ سال کی نسبت زیادہ وسیع پنڈال بنایا گیا ہے۔ اجتماع کے افتتاح سے قبل ربوہ سمیت پاکستان کے طول و عرض میں پھیلی ہوئی ۴۹۴ مجالس انصار اللہ کے ۴۷۷ اراکین، ۱۶۲۳ زائرین اور ۹۲۶ نمائندگان شوریٰ مقامِ اجتماع میں پہنچ چکے تھے اور پنڈال میں نہایت سکون اور وقار سے بیٹھے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تشریف آوری کے منتظر تھے۔

حضور کی تشریف آوری سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ سا ڑھے تین بجے سہ پہر بذریعہ موٹر کار مقامِ اجتماع میں تشریف لائے۔ جونہی حضور کی کار اسٹیج کے دروازہ کے سامنے آکر رکی مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے قائدین نے آگے بڑھ کر حضور کا خیر مقدم کیا۔ حضور قائدین مرکزیہ کی معیت میں اسٹیج پر تشریف لائے تو جملہ حاضرین نے احتراماً کھڑے ہو کر پُرجوش اسلامی نعروں کے ساتھ حضور کا والہانہ استقبال کرنے کی سعادت حاصل کی۔

افتتاحی اجلاس کا آغاز حضور ایدہ اللہ کے صدر جگہ پر رونق افروز ہونے کے بعد حضور کی زیرِ ہدایت افتتاحی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم قاری محمد عاشق صاحب نے کی۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی جسکے بعد انصار اللہ نے کھڑے ہو کر حضور ایدہ اللہ کی اقتدا میں اپنا عہد دُہرایا۔ (باقی صفحہ ۶ پر)

نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم کے تحت

ایک اور واقف ٹیچر غانا پہنچ گئے

مکرم عطاء اللہ صاحب کلیم امیر غانا نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ مکرم مبارک احمد صاحب ایم۔ ایس۔ سی ابن مکرم منشی محمد اسماعیل صاحب نوشہرہ بفضلِ خدا بخیریت غانا پہنچ گئے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

احباب دُعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ہمارے اس نئے مجاہد کو زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین

یاد رہے۔ قبل ازیں نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم کے تحت ۱۷ واقف ٹیچرز میدانِ عمل میں پہنچ چکے ہیں۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں)

پبلشر: مسعود احمد ؛ پرنٹر: سید عبدالحی ؛ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی، ربوہ۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۹ ماہ نبوت ۱۳۵۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

توحید کامل صرف اسلام نے ہی پیش کی ہے

اسلام نے سب سے زیادہ زور توحیدِ باری کے عقیدہ پر دیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دعوت کا مرکزی نقطہ ہی یہ تھا کہ اے لوگو! ایمان لاؤ اِس بات پر کہ اللہ اپنی ذات میں اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں۔ آپؐ کی یہ دعوت فی الاصل توحید کامل کی طرف دعوت تھی اور اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو مبعوث ہی اس لئے کیا تھا کہ آپ ہر قسم کے معبودانِ باطلہ کی نفی کر کے لوگوں کو توحیدِ کامل پر قائم کریں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو توحیدِ کامل کا اعلان کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝ (الاخلاص آیات ۲ تا ۵)

تُو دوسروں کے سامنے اِس امر کو پیش کرتا چلا جا کہ اللہ اپنی ذات میں اکیلا ہے۔ اللہ وہ ہستی ہے جس کے سب محتاج ہیں (اور وہ کسی کا محتاج نہیں) نہ اُس نے کسی کو جنا ہے اور نہ وہ جنا گیا ہے اور (اس کی صفات میں) اُس کا کوئی بھی شریک کار نہیں۔

سورۃ الاخلاص کی مذکورہ بالا آیات میں سے ہر آیت میں اللہ تعالیٰ کی توحید کامل کو کمال جامعیت کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ پہلی آیت میں هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کہہ کر اللہ کے سوا کسی بھی دوسرے معبود کی اس طرح نفی کی گئی ہے کہ بجز اللہ کے کسی دُوسرے معبود کو تصوّر میں لانا ممکن ہی نہیں رہتا۔ اِس کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"مفرد کے لئے عربی زبان میں دو لفظ استعمال ہوتے ہیں واحد اور احد۔ وَاحِدٌ کے معنی ہوتے ہیں ایک لیکن اس کے بولنے سے دوسرے کی طرف ذہن جاتا ہے اور کہنے والا سمجھتا ہے کہ ایک کے بعد دو ہے اور دو کے بعد تین ہے اور تین کے بعد چار ہے۔ پس گو یہ لفظ ایک ہونے پر دلالت کرتا ہے مگر تعدّد کے امکان کو ردّ نہیں کرتا۔ اس کے خلاف اَحَدٌ کے معنے ہوتے ہیں اکیلا اور اکیلا کے بعد کوئی دو کیلا نہیں کہتا۔ پس اس لفظ کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ اِس وجود کے ساتھ کسی دوسرے ایسے ہی وجود کا کوئی امکان نہیں۔ اِس سورۃ میں اللہ تعالیٰ کو احد کہا گیا ہے یعنی اِس کی توحید کامل کا ذکر کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ اپنی ذات میں اکیلا ہے، یہ خیال بھی نہیں کیا جا سکتا کہ اِس قسم کی کوئی دوسری ذات ہوگی۔ پس اِس سورۃ میں اِس لفظ سے اللہ تعالےٰ نے اپنی توحیدِ کامل کا ذکر کر دیا ہے۔" (تفسیر صغیر)

اِسی طرح اَللّٰهُ الصَّمَدُ کہہ کر اللہ کے اپنی ذات میں اکیلا ہونے کو ایک اَور رنگ میں اِس طرح واضح کیا گیا ہے کہ اِس لحاظ سے بھی بجز اللہ کے کسی دُوسرے معبود کو تصوّر میں لانا ممکن ہی نہیں رہتا۔ اِس میں بتایا گیا ہے اللہ ہی اکیلی ذات ہے کہ جو کسی کی مدد کی محتاج نہیں بلکہ ہر کوئی اس کا محتاج ہے۔ چنانچہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ الصَّمَدُ کے معنے اور ان کی رُو سے اللہ تعالیٰ کی توحیدِ کامل کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"عربی لفظ اِس جگہ صمد ہے اور صمد کے معنے ہوتے ہیں جو غنی ہو یعنی کسی کا محتاج نہ ہو مگر کوئی اُس سے غنی نہ ہو یعنی کوئی ایسا وجود نہ ہو جو اس کی مدد کے بغیر قائم رہ سکے۔ پس اِس لفظ نے بھی توحید کامل کو ظاہر کیا ہے اور بتایا ہے کہ تمام موجودات اس کی مدد کے بغیر گزارہ نہیں کر سکتیں اور خود اس کو موجودات کی مدد کی کوئی ضرورت نہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اس کا بھی یہی مفہوم ہے کہ وہ اکیلا ہے۔" (ایضاً)

اِس کے بعد لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ کہہ کر اسی حقیقت کو ایک اَور رنگ میں بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یہ آیت بھی توحید کامل پر دلالت کرتی ہے کیونکہ جس نے کسی کو جنا نہ ہو وہ یا تو بانجھ ہوتا ہے یا پھر ایسی ہستیوں میں سے ہوتا ہے جو کہ تغیر پذیر نہیں ہوتیں جیسے پہاڑیاں اور دریا وغیرہ۔ لیکن خدا تعالےٰ کے متعلق کہا گیا ہے کہ وُہ رَفِیْعٌ ہے یعنی اپنی شان میں بہت بلند ہے۔ پس پہاڑیوں اور دریاؤں کو اس سے کوئی نسبت نہیں ہو سکتی۔ اور نہ وہ جنا گیا ہے کے الفاظ بھی توحیدِ کامل پر دلالت کرتے ہیں کیونکہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی ایسا وجود دُنیا میں نظر نہیں آتا جس کو کسی نے نہیں جنا خواہ وہ معبود کہلاتا ہو یا نہ کہلاتا ہو۔" (ایضاً)

آخر میں وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝ کہہ کر ایک اَور لحاظ سے اللہ کے اکیلا ہونے یعنی اُس کی توحیدِ کامل کا ذکر کیا گیا ہے۔ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ اَللّٰهُ الصَّمَدُ۔ اور لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ میں توحید ذاتی کا ذکر کر کے بتایا کہ اللہ اپنی ذات میں اکیلا ہے۔ اِس کے بعد وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ کہہ کر بتایا وہ اپنی صفات میں بھی اکیلا ہے۔ یعنی نہ اُس کی ذات میں کوئی شریک ہے اور نہ صفات میں۔ چنانچہ توحید کامل کے اِس پہلو کا ذکر کرتے ہوئے حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"پہلے توحید ذاتی کا ذکر کیا تھا اب توحید صفاتی کو بیان کیا ہے۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ صفات میں شریک نہ ہونے کے یہ معنے نہیں کہ اس کے مشابہ کوئی حرکت انسان سے نہیں ہوتی۔ انسان بھی بصیر اور سمیع ہے اور خدا تعالیٰ بھی بصیر اور سمیع ہے۔ پس بظاہر تو یہ ایک اشتراک نظر آتا ہے لیکن خدا تعالیٰ بصیر ہے مگر آنکھوں سے نہیں دیکھتا۔ اور خدا سمیع ہے مگر کانوں سے نہیں سُنتا۔ وہ اپنی ذات میں بغیر آلات کے دیکھنے والا اور بغیر آلات کے سُننے والا ہے۔ پس گو انسان بصیر اور سمیع ہے مگر اس کی صفات میں شریک قرار نہیں پا سکتا۔" (ایضاً)

الغرض توحید کامل کا نظریہ صرف اسلام نے ہی پیش کیا ہے اور توحید ذاتی اور توحید صفاتی پر نہایت حکیمانہ انداز میں روشنی ڈال کر اللہ تعالیٰ کے ذات اور صفات کے اعتبار سے اکیلا ہونے کو اِس خوبی سے واضح کیا ہے کہ کسی اَور معبود کو تصوّر میں لانا سرے سے ممکن ہی نہیں رہتا۔ یہی وجہ ہے کہ توحید کامل کا نظریہ مسلمانوں میں اِس طرح راسخ ہوا کہ وہ چودہ سو سال گزرنے کے باوجود شرک کی طرف قطعاً مائل نہیں ہوئے۔ اور ہزار بگڑ جانے کے باوجود معبودانِ باطلہ کی پرستش ان میں جڑ نہیں پکڑ سکی۔

مسلمانوں کا شرک سے بکلّی محفوظ رہنا یورپ کے دانشوروں کے نزدیک اچنبھے کا باعث بنا رہا ہے اور وہ اِس پر حیرت کا اظہار کرتے رہے ہیں کہ تمام مذاہب کے پیرو کسی نہ کسی شکل میں شرک میں مبتلا ہوتے رہے، اگر مبتلا نہیں ہوئے تو صرف اسلام کے پیرو۔ چنانچہ گزشتہ صدی کے اواخر میں نامور مؤرخ ولیم ایڈورڈ ہارٹ پول لیکی نے اپنی مشہور زمانہ کتاب "ہسٹری آف یورپین مورلز" میں لکھا تھا کہ جب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لائے ہوئے مذہب کو دُنیا کی وسیع آبادیوں نے قبول کیا تو توحید خالص کا عقیدہ ایک دفعہ اُن میں جڑ پکڑنے کے بعد ایسا راسخ ہوا کہ مشرکانہ رجحانات سے انہیں ہمیشہ ہمیش کے لئے نجات مل گئی درآنحالیکہ دوسرے مذاہب کے لوگ اپنے ابتدائی عقیدہ سے ہٹ کر مادی اشیاء کی پرستش میں ملوّث ہوتے چلے گئے ـــــ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کی اصل توجیہہ پیش کرنا ہمارے لئے ممکن نہیں ہے۔ (حوالہ کیلئے دیکھیں History of European Morals) جلد دوم صفحہ ۳۹۴

یہ امر یورپ کے دانشوروں کے لئے اچنبھے کا موجب ہو تو ہو اِس لئے کہ وہ خود مسیح کو خدائی خدائی میں شریک مان کر خطرناک شرک کے مرتکب رہے ہیں، ورنہ اِس کی اصل اور حقیقی وجہ یہی ہے کہ صرف اسلام ہی وہ کامل اور مکمل مذہب ہے جس نے دُنیا کو توحیدِ کامل کا درس دیا۔ اِسی لئے توحید کا عقیدہ مسلمانوں کے ذہنوں میں ایسا راسخ ہوا کہ چودہ سو سال گزرنے کے باوجود بھی معبودانِ باطلہ کی پرستش ان میں قطعاً راہ نہ پا سکی۔ یہ اسلام کی صداقت اور اس کی اکملیت [illegible] تا قیامت اس کی ابدی حیثیت کا ایک درخشندہ ثبوت ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رئیس الصوفیاء شیخ اکبر حضرت محی الدین ابن عربی کے سوانح حیات

محترم مولانا سید احمد علی صاحب فاضل مربی سلسلہ احمدیہ مقیم گوجرانوالہ

(۲)

ابن عربی اور موجودہ ایجادات

آج سائنسدانوں نے بڑی تحقیق کے بعد معلوم کیا ہے کہ انسان کی آواز بولنے کے ساتھ ہی فنا نہیں ہو جاتی بلکہ وہ بعینہٖ فضا میں محفوظ رہتی ہے اور پھر ایسے آلات ایجاد کئے جو فضاء میں موجودہ آوازوں کو قابو کر سکیں اور ان کی غیر فانی لہروں کو جو فضا کے شور و غل میں خاموش و غیر مسموع ہو جاتی ہیں ان کو برقی لہروں کے ذریعہ دور تک پہنچایا جا سکے اور پھر اسی بنیاد پر لاؤڈ سپیکر، ریڈیو اور ٹیلی ویژن وغیرہ معرض وجود میں لائے گئے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس نظریہ کو حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی آج سے آٹھ سو سال قبل اپنی کتاب "فتوحات مکیہ" میں خدا سے علم پا کر بڑی شرح و بسط کے ساتھ بالفاظ ذیل بیان کر چکے ہیں۔

وَاَمَّا الْحُرُوْفُ اللَّفْظِيَّةُ فَاِنَّهَا تَتَشَكَّلُ فِي الْهَوَاءِ وَبِهٰذَا تَتَّصِلُ بِالسَّمْعِ عَلٰى صُوْرَةِ مَا نَطَقَ بِهِ الْمُتَكَلِّمُ ... وَهٰذِهِ الْحُرُوْفُ لَا يَزَالُ الْهَوَاءُ يُمْسِكُ عَلَيْهَا شَكْلَهَا وَاِنْ اَفْنٰى عَيْنَهَا ... هٰذِهِ الْحُرُوْفُ الْهَوَائِيَّةُ اللَّفْظِيَّةُ لَا يُدْرِكُهَا مَوْتٌ بَعْدَ وُجُوْدِهَا بِخِلَافِ الْحُرُوْفِ الرَّقْمِيَّةِ وَذٰلِكَ لِاَنَّ شَكْلَ الْحَرْفِ الرَّقْمِيِّ وَالْكَلِمَةِ الرَّقْمِيَّةِ يَقْبَلُ التَّغَايُرَ وَالْاِزَالَةَ لِاَنَّهُ فِيْ مَحَلٍّ يَقْبَلُ ذٰلِكَ۔ وَاَشْكَالُ اللَّفْظِيَّةِ فِيْ مَحَلٍّ لَا يَقْبَلُ ذٰلِكَ وَلِهٰذَا كَانَ لَهَا الْبَقَاءُ۔ فَالْجَوُّ كُلُّهُ مَمْلُوْءٌ مِنْ كَلَامِ الْعَالَمِ يَرَاهَا صَاحِبُ

انکشفِ صُوَرًا قَائِمَةً

(الفتوحات المکیۃ جلد اول باب ۲۶ فی معرفۃ اقطاب الرموز ص۱۹۱)

ترجمہ: زبان سے ادا کئے ہوئے تمام حروف ہوا میں بصورت الفاظ متشکل رہتے ہیں اور متکلم نے جس صورت میں کلام کیا ہوتا ہے وہ قوت سماعت سے متصل ہوتے ہیں اور ان تمام حروف کی شکل کو ہوا اپنے قابو میں رکھتی ہے اگرچہ ان کا عمل واقع ہو چکا ہو اور زبان سے ادا شدہ اور ہوا میں متشکل اور محفوظ ان حروف پر ان کے وجود میں آجانے کے بعد موت و فنا واقع نہیں ہوتی برخلاف لکھے ہوئے حروف کے۔ کیونکہ مرقومہ حروف و کلمات محل تغیر و زوال میں واقع ہیں مگر چونکہ لفظی اشکال پر تغیر و زوال ممکن نہیں اس لئے وہ باقی و قائم رہتے ہیں۔ غرضیکہ تمام فضا (جو) کل عالم کے کلمات سے بھری ہوئی ہے۔ جن کو صاحب کشف ان کی اصلی صورت میں دیکھ سکتے ہیں۔"

حضرت شیخ اکبرؒ کی علمی اور روحانی قابلیت کا اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

ابن عربی کے اسفار

حضرت ابن عربی نے کافی سفر کئے مثلاً ۵۱۰ھ میں اشبیلیہ گئے۔ قرطبہ میں ابن رشد سے ملے۔ ۵۹۵ھ میں المیریہ گئے۔ جہاں کتاب "مواقع النجوم" تصنیف کی۔ ۵۹۵ھ میں جاویہ اور پھر افریقہ مصر۔ مکہ معظمہ۔ بغداد۔ حمص۔ حجاز موصل۔ حلب ہوتے ہوئے دمشق پہنچے جہاں مستقل طور پر آباد ہوئے۔ مصر کے ایک سالہ قیام میں آپ کے خلاف کئی بار سازشیں ہوئیں۔ قتل کے منصوبے ہوئے کیونکہ آپ کے فلسفیانہ عقائد کی وجہ سے طبقہ علماء آپ کا دشمن ہو گیا تھا۔ ان کے مخالفین میں امام ابن تیمیہ اور علامہ تفتازانی بھی سرفہرست بتائے جاتے ہیں۔ جو شیخ اکبرؒ کو "ملحد اعظم" کافر اعظم اور زندیق کہتے تھے اور ان کے معتقدین ان کو شیخ اکبر اور صدیق کہتے تھے۔ بعد کے لوگوں میں ان کے سب سے بڑے مقلد عبد الکریم الجیلی (مصنف الانسان الکامل) قابل ذکر ہیں۔ آپ مکہ معظمہ میں سالہا سال رہے اور کئی مرتبہ حج سے مشرف ہوئے۔ دمشق میں جہاں آپ کا مستقل قیام تھا۔ قاضی القضاۃ شمس الدین احمد نے اپنی بیٹی کی شادی آپ سے کر دی۔ یہاں آپ تمام وقت درس و تدریس یا تصنیف میں مصروف رہتے تھے کہا جاتا ہے کہ آپ ۵۰۰-۶۰۰ صفحات روزانہ لکھتے تھے۔

آپ کے چند نظریات

آخری زمانہ اور مہدی آخر الزمان کے بارہ میں آپ کی تصنیفات میں بڑی ہدایت و رہنمائی کا سامان موجود ہے جیسا کہ سائنس کی ایجادات ... سے قبل ایک امر کی پہلے نشاندہی آپ کی تصنیف سے کی جا چکی ہے۔ چند امور کا مزید ذکر کیا جاتا ہے۔

مسیح کی آمد

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی آمد کے بارہ میں لکھا ہے:۔

ولما کان مرجعہ
الی مقرہ الاصلی
ولم یصل الی الکمال
الحقیقی وجب نزولہ
فی آخر الزمان بتعلقہ
ببدن آخر۔

(تفسیر عرائس البیان از ابن عربی جلد ۱ ص۶۲)

ترجمہ: چونکہ حضرت عیسیٰ کا مرجع ان کی اصلی جائے قرار کی طرف ہے اور اپنے کمال حقیقی تک رسائی نہیں پا سکتا لہٰذا آپ آخری زمانہ میں کسی دوسرے وجود و بدن کے ساتھ نزول فرما ہونگے"

ختم نبوت:۔ ختم "نبوۃ و رسالت" کے متعلق حضرت ابن عربی کے نظریات کو نقل کرنے کے لئے تو ایک مستقل رسالہ درکار ہے مگر میں جناب ابو جاوید نیازی کے الفاظ میں آپ کے نظریہ کا خلاصہ پیش کرنا کافی سمجھتا ہوں۔ نیازی صاحب لکھتے ہیں:۔

۱۔ حضرت ابن عربیؒ کے نزدیک نبوت کوئی اکتسابی شئی نہیں بلکہ اللہ تعالےٰ جسے چاہتا ہے منتخب کر دیتا ہے اور جسے وہ یہ منصب عطا کرتا ہے وہ ہمیشہ نیک سیرت۔ خوبصورت اور ولی ہوتا ہے اللہ اور اس کے بندوں کے درمیان نبی اور رسول ہی وہ ذریعہ ہوتے ہیں جو قوانین کے ماتحت خیر و شر کا رشتہ قائم کرتے ہیں ہر نبی یا رسول جس طرح ضروری طور پر ولی ہوتا ہے اسی طرح خلافت الٰہیہ کی دولت سے بھی سرفراز ہوتا ہے اور اسے خلافت خاص میسر آتی ہے۔"

ابن عربی ص۲۶ باب اول ۱۹۶۹ء

۲۔ ابن عربی نے نبوت کو دو اقسام میں تقسیم کیا تھا نبوۃ تشریعی اور نبوۃ غیر تشریعی۔ ان کے خیال میں نبوۃ تشریعی محمد رسول اللہ پر ختم ہو گئی۔ لیکن نبوۃ غیر تشریعی جاری ہے اور جاری رہے گی" (ابن عربی ص۳۵)

۳۔ جناب نیازی صاحب ختم نبوت و رسالت کے عنوان میں لکھتے ہیں کہ:۔

"ابن عربی نبوۃ و رسالت کو محمد رسول اللہ پر ختم سمجھتے ہیں۔ مگر صرف بحیثیت نبوۃ تشریعی۔ یعنی اب ان کے بعد کوئی نئی شریعت نہیں آ سکتی مگر ایسا نبی آ سکتا ہے جو ان کی لائی ہوئی شریعت کی تجدید کرے۔ اس نبی کا اکتساب ذاتی اور بلا واسطہ نہیں ہوتا بلکہ رسول اللہ کے واسطے سے ہوتا ہے۔ اسی طرح ولایت ایک جاری و ساری شئی ہے مگر اس میں ایک خاتم ہوتا ہے اور خاتم الاولیاء وہ خود ہیں یعنی ابن عربی خود خاتم الاولیاء ہیں اور آئندہ جو اولیاء ہوں گے وہ ان سے کم درجہ کے ہوں گے (کتاب محی ابن عربی ص۱۰۱)

۴۔ "ابن عربیؒ نے محمد رسول اللہ کی تعریف کرتے ہوئے فتوحات مکیہ میں کہا ہے کہ رسول اللہ سے پہلے تمام شریعتوں میں بھی محمد رسول اللہ کا اثر و نفوذ ایک باطنی کی حیثیت رکھتا تھا جو خود ان کے لئے مکمل ترین احکامات کی شکل میں ظاہر ہو گیا اور پھر پہلی شریعتوں کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم پانی اور مٹی کے درمیان تھے اس میں انہوں نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے لئے "جئت نبیاً" فرمایا ہے۔ لفظ نبی بتاتا ہے کہ اللہ سے پہلے بھی تمام نبیوں پر ان کی نبوت کا اثر و نفوذ جاری و ساری رہا ہے۔

(ابن عربی صفحہ ۴۶)

۵۔ پھر زیر عنوان "نبوت جاری ہے" لکھا کہ حضرت ابن عربیؒ:۔

"کہتے ہیں کہ نہ صرف نبوت غیر تشریعی رسول اللہ کے بعد جاری رہے گی بلکہ رسول اللہ کی امت میں اولیاء اللہ کو بھی الہام ہوتا رہے گا"

(ابن عربی صفحہ ۵۷)

۶۔ پھر اقوال ابن عربیؒ کے عنوان میں نیازی صاحب نے لکھا ہے کہ:۔

ابن عربی کے نزدیک نبوۃ دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک تشریعی اور دوسری غیر تشریعی۔

نبوۃ تشریعی محمد رسول اللہ پر ختم ہو گئی لیکن نبوۃ غیر تشریعی جاری رہے گی"

(ابن عربی مطبوعہ فیروز سنز لاہور)

۷۔ حضرت ابن عربیؒ کے اپنے الفاظ میں بھی ایک حوالہ درج کیا جاتا ہے فرماتے ہیں:۔

فالنبوۃ سارية الى يوم القيامة فما الخلق وان كان التشريع قد انقطع فالتشريع جزء من اجزاء النبوة۔

(فتوحات مکیہ جلد ۲ صفحہ ۳)

یعنی نبوت مخلوق میں قیامت تک جاری ہے اگرچہ شریعت کا لانا منقطع ہو گیا اور شریعت کا نہ لانا نبوت کے اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔

لا نبی بعدی کا مطلب

حدیث لا نبی بعدی کے متعلق حضرت ابن عربی کا نظریہ کیا تھا وہ بھی آپ کے الفاظ میں ہی پیش خدمت ہے فرماتے ہیں:۔

(ا) اذا ارتفعت نبوة التشريع فهذا معنى لا نبى بعده

(فتوحات مکیہ جلد ۲ صفحہ ۲۴)

کہ حدیث لا نبی بعدی کے معنی یہ ہیں کہ حضورؐ کے بعد تشریعی نبوت والا کوئی نبی نہیں ہوگا۔

(ب) قوله صلعم ان الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدى ولا نبى اى لا نبى بعدى يكون على شرع يخالف شرعى بل اذا كان يكون تحت حكم شريعتى

(فتوحات مکیہ جلد ۲ صفحہ ۷۳)

یعنی حدیث ان الرسالة والنبوة قد انقطعت اور لا نبی بعدی کے یہی معنے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو آپ کی شریعت کے خلاف کسی اور شریعت پر عمل کرتا ہو۔ ہاں اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے ماتحت ہو کر آئے تو پھر نبی ہو سکتا ہے۔

مہدی قوام پیدا ہوگا

حضرت ابن عربی نے فصوص الحکم میں فص شیث کے تحت آخری مولود کی یعنی امام مہدی کے بارہ میں ایک عظیم الشان علامت کا یوں ذکر کیا:۔

يكون آخر مولود يولد فى النوع الانسانى ... وليس يولد بعده ولد فى هذا النوع الانسانى فهو خاتم الاولاد يولد معه فى بطن واحد اخت له ... فتخرج اخته قبله ويخرج هو بعدها۔

(حجج الکرامہ صفحہ ۵۹-۵۸)

یعنی۔ نوع انسانی کے کامل انسانوں میں سے آخر کار ایک لڑکا ہوگا۔ اس کے بعد کوئی اور اس نوع کا کامل لڑکا نہ ہوگا اور وہ خاتم الاولاد ہوگا۔ اس کے ساتھ جڑواں بہن پیدا ہوگی۔ جو اس سے پہلے نو لد ہوگی اور وہ بعد میں پیدا ہوگا"

چنانچہ یہ پیشگوئی حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ لفظ بلفظ پوری ہوئی۔ فالحمد للہ۔

مہدی کی مخالفت

امام مہدی کی مخالفت ہوگی اس بارہ میں بھی آپ نے خوب لکھا۔ فرمایا:۔

واذا خرج هذا الامام المهدى فليس له عدو مبين الا الفقهاء خاصة فانه لا يبقى لهم رياسة ولا تميز من العامة۔

(فتوحات مکیہ جلد ۳ صفحہ ۳۷۴)

"جب امام مہدی مبعوث ہوں گے تو سب سے بڑھ کر ان کے دشمن اور مخالف فقہاء وقت ہوں گے۔ کیونکہ آپ کی آمد سے ان کی ریاست سرداری اور عوام میں ان کی امتیازی حیثیت جاتی رہے گی"

آپ کی یہ پیشگوئی بھی پوری ہوئی سب لوگ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔

مجالس خدام الاحمدیہ (بیرون) مصروف عمل ہیں

(مکرم مہتمم صاحب مجالس بیرون مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

خدا تعالیٰ کے فضل دنیا کے مختلف ممالک میں مجالس خدام الاحمدیہ سرگرم عمل ہیں اور اس میں اپنی ماہانہ رپورٹوں اور خط و کتابت کے ذریعہ مرکز سے رابطہ قائم رکھتی ہیں مجلس خدام الاحمدیہ ڈنمارک کے قائد مکرم عبدالباری صاحب اور معتمد مکرم مبشر احمد صاحب گزشتہ ماہ کی رپورٹ میں تحریر کرتے ہیں:۔

"دوران ماہ مجلس کا ایک اجلاس عام منعقد ہوا۔ ۳۷ خدام میں سے ۲۵ خدام شریک ہوئے۔ مختلف موضوعات مثلاً تلاوت قرآن پاک، نماز، والدین کی فرمانبرداری۔ خلافت سے وابستگی پر تقاریر ہوئیں۔ علاوہ ازیں عشرہ وصولی بقایاجات چند مجلس منایا گیا۔ اور خدا تعالیٰ نے عہدیداروں کی وصولی کے سلسلہ میں کوششوں میں برکت ڈالی اور نمایاں کامیابی حاصل ہوئی عشرہ وصولی کے دوران ۲۰۰۰ کرونر خدام کے بقایاجات میں سے وصول ہوئے۔ جب کہ مجلس کا ماہانہ چندہ صرف ۳۰۰ کرونر ہے۔ اس لحاظ سے چند دنوں میں اس قدر بقایا وصول کر لینا ایک بہت حوصلہ افزا کامیابی ہے۔

اسی دوران عشرہ تحریک جدید بھی منایا گیا اور ایک اجلاس عام میں خدام پر تحریک جدید کی اہمیت واضح کی گئی۔ ناظم تحریک جدید مکرم محمد جمیل صاحب کی انفرادی کوشش کے نتیجہ میں خدام سے ۳۵۰ کرونر وصول ہوئے الحمد للہ۔

تین خدام نے تحریک جدید کے وعدے پیش کئے جو وہ جلد ادا کر دیں گے۔ علاوہ ازیں مجلس ارشاد کے تین اجلاس منعقد ہوئے۔

دوران سال دوسرا یوم تبلیغ منانے کے لئے اجلاس عام میں فیصلہ کیا گیا۔

دوران ماہ مسجد نصرت جہاں کے ایک حصہ کو درست کرنے کے لئے خدام کے وقار عمل کے طور پر ۳۰ گھنٹے صرف کئے۔

خدمت خلق کے شعبہ میں مختلف خدام نے ضرورت مند دوستوں کو ۱۰۰۰ کرونر کا قرضہ حسنہ دیا سلسلہ کے اخبار و رسائل برابر مجلس کو ملتے رہے ہیں"

(از رپورٹ مجلس خدام الاحمدیہ کوپن ہیگن ڈنمارک)

تمام مجالس خدام الاحمدیہ (بیرون) کے قائدین کرام سے درخواست ہے کہ اپنی سرگرمیوں سے مرکز کو باقاعدگی سے ماہانہ رپورٹیں بھجواتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو اور دنیا کے کونے کونے میں بسنے والے خدام بھائیوں کو دین و دنیا کی نعمتوں سے نوازے اور ان کی مشکلات دور فرمائے اور اسلام و احمدیت کی طرف سے عاید ہونے والی ذمہ داریوں کو بہ احسن طور پر نبھانے کی توفیق دے۔ آمین ثم آمین۔

ایصال ثواب کی خاطر قربانی

مکرم چوہدری حفیظ احمد صاحب سکنہ گوئی تحصیل کوٹلی ضلع میرپور آزاد کشمیر نے نمائندہ الفضل کو مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی کی تحریک پر اپنے دادا مکرم چوہدری بقاء محمد صاحب مرحوم کی روح کو ثواب پہنچانے کی غرض سے الفضل کی مد میں دو صد روپے ادا کئے ہیں تاکہ بیس مستحق اصحاب کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کیا جائے نیز مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب انچارج سول ڈسپنسری بمقام ناڑ ضلع میرپور نے ایک صد روپے کی رقم الفضل کی مد میں دی ہے تاکہ پانچ مستحق دوستوں کے نام الفضل کا خطبہ نمبر ارسال کیا جا سکے۔ مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف کے دادا مکرم میاں محمد فاضل صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی اور والد مکرم چوہدری صاحبزادہ صاحب مرحوم ایک مخلص اور سلسلہ کے فدائی انسان تھے۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو دوستوں کی قربانی کو قبول فرمائے اور ان کے مرحومین کی روحوں کو ہر طرح تسکین بخشے اور قربانی کرنے والے دوستوں کو اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی مزید توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

درخواست دعا۔ میرے بھائی مکرم نور احمد صاحب کا پریشر جز انوار جیٹھ ہسپتال میں ہوا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔ (رستم علی شاہ جامعہ احمدیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قابلِ تقلید مجالس انصار اللہ

مندرجہ ذیل مجالس نے تقسیم کی سکیم ہی میں اپنے سارے سال کا بجٹ سو فیصد ریزرو کر دیا ہے لہٰذا ان کے نام حضور اقدس کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کئے گئے کہ اللہ تعالیٰ ان مجالس کے عہدیداران اور اراکین کو ان کی نسلوں سمیت اپنے فضلوں سے نوازتا چلا جائے چنانچہ حضور اقدس نے اس درخواست پر اپنے دستِ مبارک سے رقم فرمایا ہے۔ "اللہ تعالیٰ احسن جزا دے" امید ہے دوسری مجالس بھی ان کی تقلید میں اپنے محبوب آقا کی خوشنودی حاصل کر کے خدا تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کے لئے اپنی مساعی تیز سے تیز کرنے کی طرف توجہ کریں گی۔

قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ۔

ضلع لائل پور:۔ چک ۱۲۲ ساہو وال
پیر محل۔ چک ۴۰B۔ ۱۰۰ ارڑ کا
چک ۶۴۶ ٹھٹھہ کاوٹا۔ چک ۶۱ ج ب دھرولہ
چک ۱۳۲ گ ب جوگنار سنگھ والا
تاندلیانوالہ۔ چک ۲۳ رام پور چوہلہ
چک جھمرہ۔ چک ۸۸ ج۔ ب
چک ۱۲۱ ج۔ ب حسن پور
چک ۶۶ ج۔ ب دھاندرہ۔
ضلع گجرات:۔ دھوریہ۔ لضیرہ
کیرانوالی۔ کڑیانوالہ۔
ضلع ساہی وال:۔ چک ۷۔ ۹/۱۱۹
چک ۱۳۰۷/۱۱۳۔
ضلع سرگودھا:۔ خوشاب۔ ساہیوال
احمد آباد جنوبی۔ میانی۔ چک ۳۵ جنوبی

ضلع ملتان:۔ خانیوال۔ منڈی بہاؤالدین
ضلع مظفر گڑھ:۔ جیمس آباد
گوٹھ عزیز احمد۔
ضلع لاڑکانہ:۔ کھنڈو۔ انور آباد
غلام محمد آباد۔
ضلع سیالکوٹ:۔ تلونڈی بھنڈراں
سیالکوٹ چھاؤنی۔
ضلع شیخوپورہ منڈی مرزا بلوچاں
سانگلہ ہل۔
ضلع گوجرانوالہ:۔ گرمولا درکان
وزیر آباد۔
ضلع جھنگ:۔ جھنگ صدر۔
ضلع ہزارہ:۔ حویلیاں۔
ضلع بہاولنگر:۔ چک ۳۲۷/۸۸۔

قائدین کرام مجالس خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعلان کے ساتھ تحریک جدید کے نئے سال ۳۹/۲۹ کا آغاز ہو چکا ہوا ہے اس سلسلہ میں آپ سے گذارش ہے کہ ماہ نبوت (نومبر) کے دوران اپنے ہاں مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام ایک جلسہ تحریک جدید منعقد کریں جس میں تحریک جدید کے کارناموں، اہمیت اور مطالبات پر روشنی ڈالیں۔ افراد جماعت سے وعدہ جات لینے کے کام میں سیکرٹریان مال اور تحریک جدید سے بھرپور تعاون کریں اور کمانے والے اور غیر کمانے والے خدام کے وعدہ جات کی فہرستیں اپنی مجلس کے ریکارڈ میں رکھیں۔ منتظمین تحریک جدید فعالیت و بیداری پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزا۔ (مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بڑے بھائی محترم چوہدری حفیظ احمد صاحب طاہر آرکیٹیکچرل اسسٹنٹ پی ڈبلیو ڈی بی ایڈ آر پی اور کو پانچ لڑکیوں کے بعد مورخہ ۱۰ نومبر (۲۹ رمضان المبارک) کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس کا نام فقیر محمد تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری غلام حیدر صاحب ربوہ کا پوتا اور محترم قریشی نذیر احمد صاحب کا نواسہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و تندرستی اور برکت والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ اور اپنے والدین کے لئے قرۃ العین اور خادم دین بنائے آمین۔ (چوہدری مبارک احمد سلیم انسپکٹر سنٹرل ایکسائز اینڈ لینڈ کسٹمز ۵۳ ۔ جناح کالونی لائلپور)

ماہ نبوت (نومبر) کیلئے مطالعہ کا نصاب

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ماہ رواں میں مطالعہ کے لئے کتاب "برکات الدعاء" مقرر کی گئی ہے۔ خدام یہ کتاب غور سے پڑھیں۔ قائدین مجالس مہینہ کے آخر میں خدام کا امتحان لیں اور خدام کے تعلیمی کارڈز میں اس کا اندراج کریں۔

مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ

درخواست ہائے دعا

ہمارے محترم مربی محمد عمر صاحب ایم۔ اے کے والد صاحب کچھ عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں اور حیدر آباد میں بغرض علاج مقیم ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد سے جلد صحت دے۔ آمین۔ (رانا مبارک احمد جنرل سیکرٹری بہاولپور)

۲۔ مکرم مولوی نصیر احمد صاحب شاد مربی سلسلہ مقیم کوٹلی ضلع میرپور آزاد کشمیر زینہ اولاد کی نعمت سے تا حال محروم ہیں بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مکرم شاد صاحب کو نرینہ اولاد عطا فرمائے۔ آمین۔

۳۔ مکرم ناصر احمد صاحب مسعود قائد مجلس خدام الاحمدیہ کوٹلی ضلع میرپور آزاد کشمیر سلسلہ کے کاموں کو سرانجام دینے میں ہمیشہ پیش پیش رہتے ہیں احباب جماعت بارگاہ الٰہی میں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے کاروبار میں برکت ڈالے اور انہیں پہلے سے بھی بڑھ کر دینی اور جماعتی خدمات بجا لانے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

خواجہ خورشید احمد سیالکوٹی واقف زندگی

۴۔ راقم الحروف کی اہلیہ محترمہ کی پھوپھی صاحبہ عرصہ دراز سے کمر درد کے باعث علیل ہیں سیدھا کھڑا ہونا اور چلنا پھرنا دوبھر ہے احباب کرام ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (شیخ عبد الماجد ایم۔ اے لیکچرار گورنمنٹ کالج چیچہ وطنی)

۵۔ عاجز کی ہمشیرہ اہلیہ اے۔ ڈی حیدر خان صاحب سول لائنز راولپنڈی کافی عرصہ سے دماغی عارضہ کی وجہ سے بیمار ہیں احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین۔

محمود احمد ناصر صدر حلقہ سٹلائٹ ٹاؤن ایف بلاک راولپنڈی

۶۔ خاکسار کے چھوٹے بھائی برادرم منیر احمد کی لڑکی منیرہ عمر چھ سال عرصہ سے بیمار رہتی ہے کافی علاج وغیرہ بھی کروا چکے ہیں۔ مگر ابھی تک کوئی فائدہ نہیں ہوا بڑی سخت کمزور ہو چکی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔ (چوہدری عبد الحمید چک ۱۵۱ ضلع تھرپارکر سندھ)

۷۔ والد محترم مالی لطیف احمد صاحب ظفر آباد فارم لوتکا ٹنڈو الہ یار ضلع حیدر آباد سندھ تقریباً عرصہ دو ماہ سے پیٹ کی درد اور ٹانگوں کی درد کی وجہ سے شدید طور پر بیمار ہیں اور امریکن ہسپتال میرپور خاص میں زیر علاج ہیں احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ انہیں مکمل صحت سے نوازے (لطیف احمد طاہر ظفر آباد فارم لوتکا ضلع حیدر آباد سندھ)

۸۔ خاکسار کی والدہ صاحبہ محترمہ پانچ چھ روز سے بعارضہ بخار گلے کی خرابی اور سارے جسم میں شدید درد کی وجہ سے شدید بیمار ہیں احباب کرام سے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔ (محمد اسلم ایاز انسپکٹر جائیداد صدر انجمن احمدیہ)

اعصابی کمزوری کا شرطیہ کامیاب اور مکمل علاج

قیمت بعد آرام بصورت دیگر ایک پیسہ لینا حرام

اگر آپ کسی بھی وجہ سے کمزوری اور سستی کا شکار ہوں اور ہر قسم کے علاج معالجہ سے مایوس ہو چکے ہوں تو بھی موجودہ مہنگائی دور میں مایوس ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ فوراً اپنی فرصت میں بلا شافہ مندرجہ ذیل ایڈریس پر رجوع فرمائیں۔ انشاء اللہ آپ کا مقصد نسل بخش طور پر حل ہو جائے گا۔ تمام حالات بصفحہ ارسال ہوں گے

ہومیو ڈاکٹر فضل الٰہی حکیم دار الرحمت غربی علی منڈی لاہور

فرمگرینٹ انٹی پمپل کریم

کیل پھنسیاں۔ داغ۔ دھبے۔ دور کرنے کے لئے مفید ہے۔ ۳/۔ المنار دواخانہ ربوہ۔

دوائی فضل الٰہی۔ نرینہ اولاد نوے فی صد لڑکا پیدا ہوتا ہے مکمل کورس ۹ گولی سولہ روپے تیار کردہ دواخانہ خدمت خلق ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اجتماع انصار اللہ کا بابرکت افتتاح

بقیہ صفحہ اول

حضور ایدہ اللہ کا افتتاحی خطاب

دعا اور عہد دہرائے جانے کے بعد حضور ایدہ اللہ نے حاضرین کو ایک روح پرور اور بصیرت افروز افتتاحی خطاب سے نوازا۔ حضور کا یہ پُر معارف خطاب جو پونے چار بجے سے ساڑھے چار بجے سہ پہر تک جاری رہا احباب کے لئے غیر معمولی رنگ میں ازدیاد ایمان و ایقان کا موجب ہوا۔ اور وہ روحانی کیف و سرور کے عالم میں فرطِ مسرت سے جھوم اٹھے۔ تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے روح پرور اور ولولہ انگیز خطاب فرمایا اس کا خلاصہ اپنے الفاظ میں درج ذیل ہے:۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسلام نے مسلمان کو یہ تعلیم دی ہے کہ اس کا اپنا کچھ نہیں ہے سب کچھ اس کے رب کا ہے اور سب کچھ اس نے اپنی مخلوق کے لئے پیدا کیا ہے۔ اللہ ہی ہے جس نے اس عالم کو پیدا کیا ہے۔ اس نے ہمیں اس عالم کو تسخیر کرنے کی صلاحیت عطا کی ہے اور اس عالم میں تسخیر ہو جانے کا مادہ رکھا ہے تمام مادی اشیاء اور ان میں پوشیدہ قوتوں اور استعدادوں کو اسی نے پیدا کیا ہے ہم نے نہ ان اشیاء، قوتوں خواص اور استعدادوں کو پیدا کیا ہے اور نہ انہیں پیدا کرنے کی ہم میں طاقت ہے اس سارے مضمون کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک چھوٹے سے مصرعہ میں بڑی خوبصورتی سے ادا فرمایا ہے اور وہ مصرعہ یہ ہے کہ ؎ سب کچھ تری عطا ہے گھر سے تو کچھ نہ لائے

عالم کو تسخیر کرنے کی انسان میں جو صلاحیت پیدا کی گئی ہے اور عالم میں تسخیر ہو جانے کا جو مادہ رکھا گیا ہے، اس پر نظر کرتے ہوئے بعض دنیا دار اقوام نے اس سے یہ سمجھ لیا کہ ہم ہی مختار کل ہیں اور جو چاہیں ہم کر سکتے ہیں انہوں نے ان سب اشیاء اور ان کے خواص اور ان کی قوتوں اور استعدادوں کے خالق کی طرف تو کوئی دھیان نہ دیا اور خود اس کائنات کی مادی اشیاء اور ان کی قوتوں اور استعدادوں کی تسخیر میں ہی الجھ کر رہ گئے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انہوں نے اخلاقی قیود اور پابندیوں کو تسلیم کرنے کی سرے سے ضرورت ہی محسوس نہ کی اور اگر کی بھی تو اس حد تک اور اس صورت میں کہ وہ اخلاقی پابندیاں اور قیود ان کے ذاتی اور قومی مفاد سے متصادم نہ ہوں۔ جہاں انہیں یہ پابندیاں ان کے ذاتی یا قومی مفاد پر اثر انداز ہوتی نظر آئیں انہوں نے انہیں ترک کر دیا۔ اور وہ من مانی کرنے کو ہی سب سے بڑا خلق سمجھنے لگے۔ اسی نظریہ کے ماتحت انہوں نے افریقہ، امریکہ، آسٹریلیا اور آئس لینڈ وغیرہ میں وہ ظلم روا رکھا کہ اس کے تصور سے ہی انسان کانپ اٹھتا ہے انہوں نے امریکہ اور آسٹریلیا وغیرہ میں وہاں کے اصل باشندوں کی ایسی نسل کشی کی کہ وہ قریب قریب معدوم ہو کر رہ گئے اور ان کے ملکوں اور ان کی دولت پر انہوں نے اس طرح قبضہ جمایا کہ وہ ان ملکوں اور ان کی دولت کے بلا شرکت غیرے مالک بن بیٹھے۔

اسلام نے اس نظریہ کو کہ عالم کو تسخیر کرنا انسان کے اختیار میں ہے۔ اور وہ کسی قسم کی اخلاقی قیود کو قبول کئے بغیر اس عالم کو مسخر کر سکتا اور اسے اپنا مطیع و منقاد بنا سکتا ہے سرے سے رد کر دیا ہے اور اس کے بالمقابل یہ نظریہ پیش کیا ہے کہ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس کہ اے مسلمانو! تمہیں بنی نوع انسان کی بھلائی اور ان کی خدمت کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور تمہارے لئے یہ لازمی قرار دیا گیا ہے کہ تخلقوا باخلاق اللہ پر عمل پیرا ہوتے ہوئے تسخیر کائنات کی قوتوں اور صلاحیتوں کو اس طرح بروئے کار لاؤ کہ تمہاری یہ کوششیں اور تمہاری یہ مساعی اور تمہاری یہ دوڑ دھوپ تمام بنی نوع انسان کی بھلائی پر منتج ہو۔ اس لحاظ سے ایک مسلمان کی اپنی زندگی کی سرحدیں اس کی اپنی زندگی پر ہی ختم نہیں ہو جاتیں بلکہ وہ پھیلتے پھیلتے تمام بنی نوع انسان اور کل عالم پر محیط ہو جاتی ہیں اس طرح اس کی کوشش اور اس کی جدوجہد سے وہ خود اس کے بیوی بچے ہی کا خاندان اس کی قوم اور اس کا ملک ہی مستفیض نہیں ہوتا بلکہ اس کی فیض رسانی کا سلسلہ تمام بنی نوع انسان اور کل عالم کی آخری سرحدوں تک ممتد ہوتا چلا جاتا ہے اس کی حیثیت ایک ایسے خادم کی ہوتی ہے جس کی خدمت کا فیض بیک وقت تمام بنی نوع انسان اور کل عالم کو پہنچ رہا ہوتا ہے کوئی قوم اور کوئی ملک اور دنیا کا کوئی علاقہ ایسا نہیں ہوتا جسے وہ فیض نہیں پہنچا رہا ہوتا۔ اس لحاظ سے اس کی اپنی زندگی اس کی اپنی جدوجہد اور کوشش بیکراں ہوتی ہے اور اس کی فیض رسانی کا سلسلہ بھی بیکراں ——— اسی تسلسل میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایک احمدی مسلمان کو اس حقیقت کا عرفان حاصل کرنا چاہیئے کہ وہ محض اس لئے پیدا نہیں کیا گیا کہ وہ اپنے نفس کی اپنے بیوی بچوں اور دوستوں کی اپنے قبیلے اور اپنی قوم کی جسمانی اور روحانی ضرورتوں کو پورا کرے بلکہ اُخرجت للناس کی رُو سے اسے تمام بنی نوع انسان اور کل عالم کا خادم بنایا گیا۔ آج دُنیا کی بڑی بڑی ترقی یافتہ قومیں۔ (جنہوں نے اخلاقی قیود سے آزاد ہو کر تسخیر کائنات کی قوتوں کو اس رنگ میں استعمال کیا ہے کہ تمام انسانیت دکھوں اور مصائب کا شکار ہو کر رہ گئی ہے) روحانی طور پر مفلوج ہو چکی ہیں۔ ان کی جسمانی اور ذہنی نشوونما تو ہوئی ہے یا ان میں سے بعض محدود پیمانہ پر اخلاقی نشوونما سے بھی بہرہ مند تو ہوئی ہیں لیکن روحانی نشوونما سے وہ یکسر محروم ہیں۔ ہمیں ان روحانی طور پر مفلوج یا نیم مفلوج اقوام کی سرحدوں تک بھی پہنچنا ہے اور اس لئے پہنچنا ہے کہ ان اقوام اور ان کے افراد کو آج ہماری کوششوں ہماری قربانیوں اور ہماری دعاؤں کی ضرورت ہے۔ جب تک احمدی ہونے کی حیثیت میں ہم میں یہ ذہنیت پیدا نہ ہوگی اس وقت تک بعثتِ مہدی معہود علیہ السلام کی اصل غرض پوری نہ ہوگی اور وہ غرض جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے یہ ہے کہ روئے زمین کے ان کو کو عَلٰی دِیْنٍ وَّاحِدٍ جمع کر کے امۃ واحدہ کی شکل میں ڈھال دیا جائے یہ مقصد تکمیل اشاعت ہدایت کے بغیر ممکن نہیں۔ اور اشاعت ہدایت کی تکمیل اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک کہ

اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ

کی رو سے اس حقیقت کی پوری معرفت ہمیں حاصل نہیں ہو جاتی کہ ہمیں تمام بنی نوع انسان کی جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور روحانی نشوونما کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور ہمیں ہر قوم ہر رنگ اور ہر نسل کے لوگوں کا خادم بنایا گیا ہے۔ ہمیں نہ صرف خود تمام بنی نوع انسان کا خادم بننا ہے بلکہ ہر انسان کو تمام دوسرے بنی نوع انسان کا خادم بنانا ہے۔ جس وقت تکمیل اشاعتِ ہدایت کی خدائی بشارتیں پوری ہوں گی تو ہمارے ذریعہ سے ہر دل میں توحید کی عظمت کا جھنڈا اور محمد رسول اللہ کی محبت و پیار کا جھنڈا گاڑ دیا جائے گا اس وقت کوئی کسی کا مخدوم نہ ہوگا بلکہ ہر انسان دوسرے انسان کا خادم ہوگا۔ ان بشارتوں کے پورا ہونے کے لئے ہمیں اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ کے رفیع الشان مقام کی معرفت سے بہرہ ور ہونا ہوگا اور اپنی انتہائی کوشش کو بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے وقف کر دینا ہوگا۔

حضور کا یہ پُر معارف اور بصیرت افروز خطاب پون گھنٹہ تک جاری رہا جس کے دوران حضور نے اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ کے رفیع الشان مقام کی ماہیت اور اس کے عملی تقاضوں پر نہایت ہی رُوح پرور اور مسحور کُن انداز میں روشنی ڈالی۔

انصار اللہ کا یہ بابرکت اجتماع تین روز جاری رہے گا ان شاء اللہ العزیز حضور اس میں شریک انصار کو اختتامی خطاب سے بھی نوازیں گے۔

اخبار احمدیہ

بقیہ صفحہ اول

اور انہیں توفیق دے کر وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی احسن رنگ میں خدمت کر سکیں اور ہر قسم کی ذمہ داریاں چوکس اور بیدار رہ کر ادا کر سکیں۔ آخر میں حضور نے ایک اور ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی حضور نے فرمایا روٹی پکانے کی مشینیں منگوانے سے روٹی تیار ہونے کا مسئلہ ایک حد تک حل ہوا ہے ان مشینوں پر روٹیاں تو پک جاتی ہیں لیکن ان میں ابھی پیڑے بنانے کا انتظام نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ جلسہ پر حسب ضرورت پیڑے بنانے والے میسر نہ آسکیں اس لئے جماعت کے مردوں اور عورتوں کو پیڑے بنانے کے لئے تیار رہنا چاہیئے تاکہ نانبائیوں کی کمی ہمارے جلسہ میں زحمت انداز نہ ہو سکے انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ کے اجتماعات کے سلسلہ میں جو اسی روز سے شروع ہو رہے تھے حضور نے احباب کو قرآنی ہدایت کے بموجب اجتماع کے ایام میں بکثرت تسبیح و تحمید کرنے نیز استغفار اور لاحول ولاقوۃ الا باللہ کا ورد کرنے کی طرف توجہ دلائی حضور نے فرمایا وہ سب اوراد جن کی جماعت میں تحریک کی گئی تھی ان ایام میں بڑی کثرت سے کرنے چاہئیں تاکہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر قسم کی اندرونی اور بیرونی حملوں کے شر سے محفوظ رکھتے ہوئے غلبۂ اسلام کے لئے مقبول قربانیوں کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں اپنی رحمتوں اور فضلوں کا وارث بنائے۔

انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ کے اجتماعات کی وجہ سے جو اسی روز سہ پہر شروع ہو رہے تھے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جمعہ کی نماز کے ساتھ عصر کی نماز جمع کر کے پڑھائی۔

ضروری اعلان

الفضل کے ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں عرض ہے کہ اگر آئندہ کسی ایجنٹ صاحب کی طرف سے بلوں کی رقم ۲۰ ماہ کی ۲۵ تاریخ تک دفتر الفضل یا خزانہ میں جمع نہیں ہوگی تو دفتر ۲۶ تاریخ سے ان کے بنڈل کی ترسیل روک دینے پر مجبور ہوگا

(منیجر الفضل ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۷۵۴